فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۵ | ۱۲؍صفر ۱۳۹۱ھ ، ۹؍شہادت ۱۳۵۰ ہش ، ۹؍اپریل ۱۹۷۱ء | نمبر ۸۰

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

" طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ "

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۹؍شہادت۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج بھی اچھی رہی الحمدللہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد و سوز کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایمان بڑی دولت ہے اس کی قدر کرو

ایمان کی جزا جنّت ہے اور جنّت کو اعمالِ صالحہ کی نہریں سرسبز رکھتی ہیں

" ایمان بڑی دولت ہے اور ایمان اس بات کو کہتے ہیں کہ اس حالت میں مان لیا جاوے جبکہ علم ابھی کمال کے درجہ تک نہ پہنچا ہو۔ اور ابھی شکوک اور شبہات سے ایک جنگ شروع ہو۔ پس اسی حالت میں جو شخص تصدیقِ قلبی اور تصدیقِ لسانی سے کام لیتا ہے وہ مومن ہے! اور حضرت احدیّت میں اس کا نام راستباز اور صادق رکھا جاتا ہے اور اس کے اس فعل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے موہبت کے طور پر معرفتِ تامّہ کے مراتب، اس پر کھولے جاتے ہیں۔ اور اصل بہشت اسی ایمان سے شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف نے جہاں بہشت کا تذکرہ فرمایا ہے وہاں پہلے ایمان کا تذکرہ کیا ہے۔ اور پھر اعمالِ صالحہ کا اور ایمان اور اعمالِ صالحہ کی جزا جنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ کہا ہے یعنی ایمان کی جزاء جنت اور اس جنّت کو ہمیشہ سرسبز رکھنے کے لئے چونکہ نہروں کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے وہ نہریں اعمالِ صالحہ کا نتیجہ ہیں۔ اور اصل حقیقت یہی ہو کہ وہ اعمالِ صالحہ اس دوسرے جہان میں انہارِ جاریہ کے رنگ میں متمثّل ہو جائیں گے۔

دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جس قدر انسان اعمالِ صالحہ میں ترقی کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچتا ہے اور سرکشی اور حدود اللہ سے اعتداء کرنے کو چھوڑتا ہے اسی قدر ایمان اس کا بڑھتا ہے اور ہر جدید عمل صالح پر اس کے اطمینان میں ایک رسوخ اور دل میں ایک قوّت آتی جاتی ہے خدا کی معرفت میں اسے لذّت آنے لگتی ہے اور پھر یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ مومن کے دل میں ایک ایسی کیفیّت محبّتِ الٰہی عشقِ خداوندی کی اللہ تعالیٰ ہی کی موہبت اور فیض سے پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کا سارا وجود اس محبّت اور سرور سے جو اس کا نتیجہ ہوتا ہے لبالب پیالہ کی طرح بھر جاتا ہے اور انوارِ الٰہی اس کے دل پر بکلّی احاطہ کر لیتے ہیں اور ہر قسم کی ظلمت اور تنگی اور قبض دُور کر دیتے ہیں۔ اس حالت میں تمام مصائب اور مشکلات بھی جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اُن کے لئے آتی ہیں۔ وہ انہیں ایک لحظہ کے لئے پراگندہ دل اور منقبض خاطر نہیں کر سکتے۔ بلکہ وہ بجائے خود محسوس اللذّات ہوتے ہیں۔ یہ ایمان کا آخری درجہ ہے۔ "

ملفوظات جلد دوم صـ ۳۸۶-۳۸۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ، ۸؍شہادت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ آپ کو گردہ میں تکلیف کی شکایت ہے احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

ربوہ، ۸؍شہادت حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کل ڈاکٹری مشورہ کے تحت کل کچھ چلی پھری تھیں لیکن چلنے سے کمر میں درد کی شکایت ہو گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا یابی عطا فرمائے آمین۔

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج احمدیہ جماعت سیرالیون کی اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب ڈاکٹری مشورہ کے مطابق وہ فری ٹاؤن کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خیر و عافیت سے واپس پاکستان لائے۔ صحت ہونے پر وہ جلد ہی پاکستان واپس آرہی ہیں۔ (وکالت تبشیر)

دمشق سے اطلاع ملی ہے کہ ہمارے ایک مخلص دوست السیّد ابراہیم الجبان صاحب ایک عرصہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکالت تبشیر)

مکرم مبشر احمد صاحب کراچی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ محترم ڈاکٹر احمد دین صاحب کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے اور ڈاکٹر اب ان کی حالت خطرے سے باہر بتاتے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کو کامل صحت عطا فرمائے آمین۔

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ شہادت ۱۳۵۰ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا ہر کام اللہ تعالےٰ کیلئے ہونا چاہیئے

اسلام کا بنیادی اصول یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں جو کام کرے وہ اللہ تعالےٰ کے لئے ہونا چاہیئے ہمارا اٹھنا بیٹھنا سونا کھانا پینا چلنا کچھ بھی ہو وہ اللہ تعالےٰ کیلئے ہو۔ خواہ کوئی کتنا ہی بظاہر دنیاوی ہو جب تک وہ اللہ تعالےٰ کے لئے نہ کیا جائے اسلام کا تقاضا پورا نہیں ہوتا اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم تارک دنیا بن جاویں اور سادھوؤں کی طرح دھونی رما کر بیٹھ جائیں یا کسی پہاڑ کی کھوہ میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرتے رہیں اور دنیا کا کوئی کام نہ کریں بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ ہم ہر کام کریں جو ہماری اور تمام بنی نوع انسان کے مفاد کے لئے ہو مگر کوئی کام ایسا نہ کریں جو ہم کو اللہ کی یاد سے غافل کر دے اور ہم اللہ کی بجائے اس کام کو خدا بنا لیں یہ صرف بظاہر دنیوی کاموں سے متعلق نہیں بلکہ بعض وقت لوگ اللہ تعالےٰ کی عبادت کو بھی بت بنا لیتے ہیں۔ روزہ۔ نماز۔ حج زکوٰۃ وغیرہ جو خالص دینی کام ہی ہیں وہ بھی بعض وقت خدا کے لئے نہیں ہوتے بلکہ صرف ما سوا اللہ کی خاطر ہوتے ہیں۔ ایسا روزہ نماز زکوٰۃ بھی بت بن جاتے ہیں۔ جیسے کہ کہا گیا ہے ؎

بت ہی بنا نہ لیں کہیں زہد و تقیٰ کو ہم
یاد خدا میں بھول نہ جائیں خدا کو ہم

مثلاً ہم اپنے اور اپنے بال بچوں کے لئے روزی اس لئے نہ کمائیں کہ ہم عبادت میں مصروف ہیں اور اپنے دوسرے فرائض منصبی اسلئے ادا نہ کریں کہ ہم کو عبادت کرنی ہے تو حقیقت یہ ہے کہ ایسی عبادت ہرگز ہمیں فائدہ نہیں دے سکتی۔

اللہ تعالےٰ نے ہم کو قوےٰ اس لئے دئے ہیں کہ ہم ان کو استعمال کرکے اپنی زندگی اور اپنے کنبے کی زندگی کی ضروریات بہم پہنچائیں لیکن اگر ہم ان قویٰ کو معطل چھوڑ دیں اور اپنی اور اپنے کنبہ کی ضروریات کے لئے دوسروں کے لئے بوجھ بن جائیں اور گداگری پر اتر آئیں تو ایسی عبادت جو ہم کو اپنے خداداد قویٰ استعمال کرکے ضروریات زندگی بہم پہنچانے کیلئے کام نہ کرنے دیں تو یہ اللہ کی عبادت نہیں بلکہ بت پرستی ہوگی

روایت ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن درخت کے سائے میں لیٹے ہوئے تھے کہ ایک کافر جو آپؐ کا شدید دشمن تھا وہاں آگیا اور تلوار کھینچ کر کہنے لگا کہ اب بتاؤ تم کو کون مجھ سے بچا سکتا ہے۔ آپؐ یہ سنکر اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میرا خدا مجھے بچا سکتا ہے۔ ان الفاظ کا آپؐ کے مونہہ سے نکلنا تھا کہ دشمن کے دل میں خوف پیدا ہو گیا اور تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑی آپ نے فوراً وہ تلوار پکڑ لی اور دشمن سے پکار کر کہا بتاؤ اب تجھ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے دشمن کہنے لگا آپ ہی بچا سکتے ہیں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کمبخت کہہ کہ میرا خدا مجھے بچا سکتا ہے اور تلوار اسکے آگے پھینک دی مگر اب دشمن کے دل میں ایک انقلاب پیدا ہو چکا تھا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

اس سے واضح ہے کہ آپ کو اللہ تعالےٰ پر کتنا بھروسہ تھا چنانچہ قرآن کریم میں آپ کے لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ

قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

کہو کہ میری نماز اور میری قربانیاں اور میری زندگی اور میری موت اللہ رب العلمین کے لئے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ ہی کو مقدم کرو اور دین کو دنیا پر ترجیح دو جب تک انسان اپنے اندر دنیا کا کوئی حصہ بھی پاتا ہے وہ یاد رکھے کہ ابھی وہ اس قابل نہیں کہ دین کا نام بھی لے۔ یہ ایک غلطی لوگوں کو لگی ہوتی ہے کہ دنیا کے بغیر دین حاصل نہیں ہوتا انبیاء علیہم السلام جب دنیا میں آئے۔ کیا انہوں نے دنیا کے لئے سعی اور مجاہدہ کیا ہے یا دین کے لئے؟ اور باوجود اس کے کہ ان کی ساری توجہ اور کوشش دین ہی کے لئے ہوتی ہے۔ پھر کیا وہ دنیا میں نامراد رہے ہیں۔ کبھی نہیں۔ دنیا خود ان کے قدموں پر آگری ہے۔ یہ یقیناً سمجھو کہ انہوں نے دنیا کو گویا طلاق دے دی تھی لیکن یہ ایک عام قانون قدرت ہے کہ جو لوگ خدا تعالےٰ کی طرف سے آتے ہیں وہ دنیا کو ترک کرتے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ وہ دنیا کو اپنا مقصود اور غائت نہیں ٹھہراتے اور دنیا ان کی خادم اور غلام ہو جاتی ہے جو لوگ برخلاف اس کے دنیا کو اپنا مقصود ٹھہراتے ہیں خواہ وہ دنیا کو کسی قدر بھی حاصل کر لیں مگر آخر ذلیل ہوتے ہیں سچی خوشی اور اطمینان اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے عطا ہوتا ہے یہ مجرد دنیا کے حصول پر منحصر نہیں ہے۔ اس لئے ضروری امر ہے کہ ان اشیاء کو اپنا معبود نہ ٹھہراؤ اللہ تعالےٰ پر ایمان لاؤ اور اسی کو یگانہ و یکتا معبود سمجھو۔۔۔"

کوئی دمساز ہے سُنو تو سہی!

کس کی آواز ہے سنو تو سہی!
محرم راز ہے سنو تو سہی!
آپ پہچان سکتے ہیں اسکو
کوئی دمساز ہے سنو تو سہی!
جس زمانے کا اختتام ہے پھر
اس کا آغاز ہے سنو تو سہی!
کس محبت سے وہ پکارا ہے
ناز یا نیاز ہے سنو تو سہی!
آرزو ہے بہشت کی تنویر؟
آؤ در باز ہے سنو تو سہی!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تنزانیہ میں تبلیغ اسلام

موروگورو ریجن کا ایک تبلیغی دورہ اور اس کے خوشکن نتائج

(مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ تنزانیہ)

ہمارا ریجن تین اضلاع کلوسہ۔ الانگا۔ اور موروگورو پر مشتمل ہے ضلع میں خدا تعالےٰ کے فضل سے پیغام حق عرصہ سے مقامی باشندوں تک پہنچتا رہا ہے۔ یہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے ہماری جماعتیں بھی قائم ہو چکی ہیں اور موروگورو کے وسط میں ہمارا دارالتبلیغ اور خوبصورت مسجد تعمیر ہو چکی ہے جس کے گرد ۶ فٹ اونچی دیوار تعمیر کی گئی ہے سارے کام پر تقریباً ایک لاکھ شلنگ صرف ہوا ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مسجد کا افتتاح ۲۳ اگست ۱۹۷۰ء کو عمل میں آیا۔ اس کے بعد ایک گاؤں (Gombo) گومبو میں مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا۔ ضلع کلوسہ کے گاؤں (Magomeni) میں بھی احباب جماعت مسجد تعمیر کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔

ضلع کلوسہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے ایک مخلص جماعت پیدا ہو چکی ہے اس ضلع اور ضلع Ulanga کے دور افتادہ حصوں کا دورہ کرنے کی اللہ تعالیٰ نے گذشتہ برس ماہ ستمبر میں توفیق عطا فرمائی۔ ضلع ماہینگے کا زیادہ حصہ دریائے کلومبیرو Kilombero کے دوسری طرف واقع ہے۔ دریا پر کوئی پل نہ ہونے کے باعث اسے Pantoon کے ذریعہ پار کیا جاتا ہے۔ موسم برسات میں عموماً دریا بہت زور سے بہتا ہے اور پنٹون بھی بیکار ہو جاتا ہے لہذا خواہش تھی کہ راستہ بند ہونے سے پہلے پہلے اس علاقہ کے دورہ کی بھی توفیق مل جائے سو الحمد للہ۔ یہ عاجز اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے بمعیت برادرم مکرم جناب شیخ بکاری سلیمان کنیاٹا ان دور افتادہ اضلاع کے دورہ کے لئے ۱۰-۹-۷۰ کو موروگورو سے روانہ ہوا اور پہلی بار اس علاقہ کا دورہ کر کے ۲۷-۹-۷۰ کو بخیریت واپس موروگورو لوٹے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے دورہ بہت کامیاب رہا۔ جس کی کسی قدر تفصیل درج ذیل ہے۔

KILOSA مورخہ ۱۰-۹-۷۰ بروز جمعرات ہم صبح سات بجے بذریعہ ٹرین کلوسہ کے لئے روانہ ہوئے اور قریباً دوپہر کے وقت ٹرین کلوسہ پہنچی۔ یہاں عاجز پہلے بھی ایک بار آ چکا تھا اس لئے کسی قدر واقفیت تھی۔ یہ ضلع کا صدر مقام لیکن چھوٹا سا قصبہ ہے دریا کے پار تین چار میل دور ہماری مخلص جماعت ہے۔ ہم دونوں بھائی پیدل ماگومینی پہنچے احباب جماعت مل کر بہت خوش ہوئے۔ نماز ظہر اور عصر ادا کرنے کے بعد ہم ایک مشہور عرب تاجر شیخ صالح احمد صاحب کے ہاں پہنچے۔ یہ صاحب ایک دو برس مکہ مکرمہ میں دینی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ ان کے بڑے بھائی مبارک احمد صاحب بھی یہیں تجارت کرتے ہیں اور بڑے سعید الفطرت ہیں۔ دونوں مل کر یہاں ایک مسجد بنا رہے ہیں اور اپنے خرچ پر ایک مدرسہ چلا رہے ہیں ان کے کئی شاگرد بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔

۱۱-۹-۷۰ بروز جمعہ عاجز نے احباب جماعت کو Magomeni گاؤں میں نماز جمعہ پڑھائی۔ اسی دن حکومت کے تمام دفاتر میں جا کر افسران سے ملاقات کی۔ واحد سیاسی حکمران پارٹی کے دفاتر میں بھی ذمہ وار لیڈروں سے ملاقات کی اور سب کو لٹریچر پیش کیا معززین سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔

MIKUMI

یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے اس کے قریب ہی اسی نام کا گیم نیشنل پارک ہے جہاں قریباً ہر قسم کا افریقن جنگلی جانور دیکھا جا سکتا ہے لوگ ہزاروں پونڈ خرچ کر کے اور ہزاروں میل سفر کر کے ان جانوروں کو دیکھنے آتے ہیں۔ اسی بس میں کہ جس میں ہم سوار ہوئے مذہبی گفتگو شروع ہو گئی۔ تمام مسافروں نے ہمارے دلائل میں بہت دلچسپی لی اور ہمارا لٹریچر دیکھنا اور خریدنا شروع کیا۔ انہی مسافروں میں سے ایک نوجوان نے جن کا نام معلم رشیدی لووانگا ہے اور مکومی سے ورے ہی کسی گاؤں میں اتر گئے تھے۔ اپنے گاؤں کے مسلمانوں کو بس میں ہونے والی دلچسپ گفتگو اور اس کے اثرات کا ذکر کیا نیز یہ بھی بتایا کہ احمدی مبلغین مکومی میں ٹھہرنے والے ہیں۔ دوسرے دن اس گاؤں کے تین چار اشخاص ہمیں ڈھونڈتے ڈھونڈتے مکومی میں آ پہنچے معلم رشیدی صاحب نے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر لی۔

مکومی میں ہمارا قیام ایک عرب دوکاندار کے ہاں تھا دن کے وقت مقامی باشندوں میں اور رات کے کھانے کے بعد قریباً نصف رات تک سلسلہ تبلیغ جاری رہتا

MAHENGE ۱۷-۹-۷۰ بذریعہ بس ہم ماہینگے پہنچے۔ یہ جگہ ضلع الانگا کا صدر مقام ہے لیکن آبادی کے اعتبار سے بہت چھوٹی سی جگہ ہے۔ ایک بلند پہاڑی پر حکومت کے دفاتر اور آٹھ دس دکانیں ہیں۔ غالباً تنزانیہ بھر میں بلکہ سارے مشرقی افریقہ میں اتنی تھوڑی آبادی کا کوئی کسی ضلع کا صدر مقام نہ ہوگا۔ پہاڑی پر واقع ہونے کے باعث یہاں کافی سردی ہے یہاں ہمارا قیام ایک آغاخانی دوست کے ہاں رہا۔ ہمارے میزبان نے ہمارے آرام کا ہر طرح خیال رکھا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

سفر کے دوران مختلف قسم کی خوراک استعمال کرنے اور وقت بے وقت کھانے کی وجہ سے میری اور میرے رفیق بھائی کی بھی صحت خراب ہو چکی تھی۔ ایسے دور دراز مقام سے بہت جلد واپس آنا بھی مشکل ہے اور سب سے اہم بات یہ تھی کہ اس ضلع میں مسلمان برائے نام ہیں۔ لہذا اندرون ضلع کام شروع کرنے سے پہلے حکام ضلع سے ملاقاتیں ضروری تھیں۔ موجودہ بدلے ہوئے حالات کی وجہ سے عہدیداران حکومت سے حسب منشا جب چاہیں ملاقات کا موقع میسر آنا قریباً ناممکن ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے (کہ جو ہمیشہ ہی اپنے بندوں اور بالخصوص کمزور بندوں پر رحم فرماتا اور ان کی نصرت فرماتا ہے) ہم جس افسر سے بھی ملاقات کے لئے گئے وہ یا تو دفتر میں پہلے ہی موجود تھا اور یا ہمارے دفتر سے نکلنے سے پہلے پہلے آ گیا بعض موروگورو اور کلوسہ کے پرانے افسر بھی ملے۔ ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب کہیں دورہ پر جا رہے تھے ہیں ان کے لئے اجنبی تھا عاجز نے انہیں پیغام بھجوایا کہ ہم زیادہ دن یہاں نہیں ٹھہر سکتے۔ لہذا ہمیں ملاقات کا موقع دیا جائے چنانچہ وہ بجائے گھر سے اپنے پروگرام کے مطابق سفر پر جانے کے ہماری ملاقات کیلئے دفتر تشریف لائے اور بڑی محبت کا سلوک کیا ان کی خدمت میں سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا گیا جس پر وہ بہت خوش ہوئے۔ انہیں ہمارا سواحیلی اخبار ہر ماہ باقاعدہ ملتا ہے۔

KWIRU سیکنڈری سکول میں تقریر

Mahenge کیتھلک بشپ کا بھی صدر مقام ہے اور گاؤں سے باہر ایک دوسری پہاڑی پر قریباً دو تین میل کے فاصلہ پر کیتھلک مشن کا بہت پرانا اور مشہور سیکنڈری سکول واقع ہے۔ اس میں ہمارے ایک احمدی طالب علم عزیزم اسمٰعیل امری کوے آمبہ صاحب بھی تعلیم پاتے ہیں گذشتہ دنوں حکومت نے یہ سکول اپنی تحویل میں لیلیا ہے لیکن اس کے ہیڈ ماسٹر صاحب اور باقی سارا سٹاف تا حال کیتھلک ہے۔

عاجز کی دلی خواہش تھی کہ اس سکول کے طلبہ کو خطاب کروں لیکن جس سے بھی اس سلسلہ میں بات کی اس نے یہی جواب دیا کہ یہ ناممکن ہے پروگرام کے مطابق ہم نے ۱۹-۹-۷۰ کو ضلع کے دیگر دیہات کے لئے روانہ ہونا تھا۔ خدا تعالےٰ کے حضور دعا کرتے رہے اسی کے فضل سے یہ نیت بھی پوری ہو گئی ۱۸-۹-۷۰ بروز جمعہ جب عاجز اپنے میزبان کی دوکان پر مصروف تبلیغ تھا تو وہیں کویرو سیکنڈری سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب موٹر کار پر تشریف لے آئے میں نے ان سے اپنی شدید خواہش کا اظہار کیا جس پر کسی قدر تامل کے بعد انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا میں صرف مسلمانوں کو خطاب کروں گا؟ میں نے کہا کہ میں تمام طلبہ کو ہستی باری تعالیٰ پر خطاب کرنا چاہتا ہوں انہوں نے مجھے اسی دن ۲ بجے بعد دوپہر طلبہ کو خطاب کرنے کی اجازت دے دی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہال کمرہ طلبہ سے بھرا ہوا تھا جگہ نہ ہونے کے باعث درجنوں لڑکے کھڑکیوں اور دروازوں میں بھی کھڑے تھے جن میں عیسائی مسلمان بدمذاہب اور بعض ایشین بھی تھے۔ خدا تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے عاجز نے انہیں انگریزی زبان میں چالیس منٹ تک خطاب کیا۔ سامعین میں صاحب صدر خود ہیڈ ماسٹر صاحب اور بعض اساتذہ بھی موجود تھے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے حاضرین نے پورے انہماک سے ساری تقریر سنی۔ طلبہ کی تعداد ۵۰۰ سے زیادہ تھی۔ تقریر کے بعد طلبہ اور اساتذہ کو سوالات کا موقع دیا گیا۔

MALINYI اور گرد ونواح کے دیہات

۱۹-۹-۷۰ ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے مالنئی پہنچے۔ اس علاقہ کے ایگزیکٹو افسر مسٹر محمد پیپی صاحب کے ہاں ان کی ملاقات کے لئے گئے اور ان کے لڑکے اور حاضرین تک پیغام حق پہنچایا۔ مسٹر [illegible] نے بذریعہ اعلان دوسرے دن اپنے دفتر کے ملحقہ لوگوں کو جمع کیا اور اپنی زیر صدارت عاجز کی تقریر کرائی حاضرین لوگوں کو سوالات کا بھی موقع دیا گیا۔ الحمد للہ پبلک پر عمدہ اثر ہوا۔

تین دیہات کے پرائمری سکول کے طلبہ کو خطاب کرنے کی درخواست ہمیں موصول ہوئی۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل اور کرم سے ایک ہزار کے قریب طلبہ کو خطاب کر کے اسلام کی برتری سے آگاہ کیا گیا۔ سوالات کے جواب بھی دیئے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہاں سے دس پندرہ میل دور ایک گاؤں سے ایک وفد ہمیں بلانے آیا اور حسب پروگرام ایک روز ان کے ہاں بھی گئے۔ یہاں دو تقاریر ہوئیں۔ ایک سکول کے طلبہ کے لئے اور دوسری عام پبلک کے لئے۔ لوگوں نے بڑی دلچسپی سے سنا۔ الحمدللہ۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی کے بہت اچھے آثار ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہاں جلد جماعت قائم ہو جائے گی۔

IFAKARA مالنی پی سے بذریعہ بس ۲۳-۹-۷۰ کو افاکارا پہنچے یہاں بھی خداوند کریم نے سیاسی لیڈروں۔ حکومت کے افسران عیسائیوں اور مسلمان بھائیوں کو ملنے کی توفیق پائی۔

کیتھولک مشن کے کمرشل سکول کے طلبہ اور طالبات کو ہستی باری تعالیٰ پر خطاب کیا۔ بس میں یونیورسٹی کالج دارالسلام کے ایک رومن کیتھولک طالب علم سے تبادلہ خیالات ہوا جس سے اسلام کے بارہ میں ان کی غلط فہمیاں دور ہوئیں اور انہوں نے دارالسلام پہنچ کر نہایت اخلاص اور محبت سے خط لکھا۔ میرے ساتھی برادرم شیخ بکاری سلیمان صاحب نے سارے سفر میں جو میری مدد کی اس کا میرے دل پر گہرا اثر ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کے بدلہ میں ان کی قوم کو اپنے نور سے منور فرمائے۔ آمین۔

۲۷-۹-۷۰ بذریعہ بس شام کے وقت ہم واپس مورو گورو پہنچے اور اس طرح قریباً ایک ہزار میل کا سفر جس میں ہزاروں بچوں نوجوانوں اور بوڑھوں تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق محض اللہ تعالیٰ کی ذرہ نوازی سے نصیب ہوئی بخیر و عافیت انجام پذیر ہوا۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل اور کرم سے ہماری ناچیز کوششوں کو شرف قبولیت بخشے اور انجام بخیر فرمائے۔ آمین۔

وقفِ جدید ایک مرکزی اور بنیادی تحریک ہے
آپ اس میں ضرور حصہ لیں۔

جیسا کہ اب تک دوستوں پر واضح ہو چکا ہوگا کہ وقفِ جدید مرکزی تحریکوں میں نہایت ہی اہم مقام رکھتی ہے اور جہاں تک اطفال و ناصرات کی تربیت کا تعلق ہے اس میں شمولیت لازمی ہے۔

پس سیکرٹری صاحبان مال اور وقفِ جدید نوٹ فرما دیں۔ کہ وہ ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ وقفِ جدید کا چندہ مرکز میں ارسال فرما دیں اور اس کی تفصیل سے دفتر ہذا کو فوری طور پر اطلاع دیں۔

ناظم مال
وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

وعظ و نصیحت کو مؤثر کیسے بنایا جائے

(مرتبہ: سلطان احمد پیر کوٹی)

وعظ و نصیحت تعلیم و تربیت اور دعوت و تبلیغ کے لئے ایک مؤثر ذریعہ ہے اور قرآن کریم نے اسے امت مسلمہ کا ایک نمایاں وصف قرار دیا ہے جیسے فرمایا

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

(آلِ عمران ۱۱۰)

یعنی تم سب سے بہتر ہو جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو۔ اور بدی سے روکتے ہو۔

نیز فرمایا:۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

(توبہ ۷۱)

مومن مرد اور عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں۔

ایک اور جگہ فرمایا:۔

تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ (البلد)

مومن وہ ہیں جو صبر اور رحم کی وصیت کرتے ہیں۔

پھر ہر مومن کو انفرادی طور پر حکم فرمایا کہ

فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرٰى

(الاعلیٰ آیت ۱۰)

تم نصیحت کرو۔ نصیحت کرنا ہمیشہ دنیا میں مفید ہوتا ہے۔

پھر وعظ و نصیحت اور دعوت و تبلیغ کو منظم طور پر جاری کرنے اور جاری رکھنے کیلئے فرمایا کہ

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(آل عمران ۱۰۵)

اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جس کا نام صرف یہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ غرضیکہ وعظ و نصیحت اور تذکیر ایک ضروری اور لابدی چیز ہے لیکن وعظ نصیحت اور تذکیر کو مؤثر کیسے بنایا جائے۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ بسا اوقات ایک واعظ اپنی پوری قوت بیانیہ صرف کر دیتا ہے اور اپنی بات کے ثبوت میں ٹھوس اور مضبوط دلائل پیش کرتا ہے لیکن مخاطب اس سے کوئی اثر نہیں لیتا اور آج کل تو عام طور پر واعظ اس بات کی شکایت کرتے رہتے ہیں کہ لوگ وعظ و نصیحت کی طرف کان نہیں دھرتے۔ نیکی کی طرف میلان اور رغبت انسان کا فطری وصف ہے اور نیکی کی بات وہ سنتا ہے اور اس سے اثر پذیر ہوتا ہے لیکن بعض عوامل ایسے ہوتے ہیں جو اسے اثر پذیر ہونے سے روکتے ہیں۔ اگر ان عوامل کو دور کر دیا جائے تو وعظ و نصیحت مؤثر ہو سکتی ہے اور مختصر سی بات بھی وہ کام کر جاتی ہے جو لمبی لمبی اور فصیح و بلیغ تقاریر نہیں کرتیں۔

اس چھوٹے سے مضمون میں بعض ایسی باتوں کی نشاندہی کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جنہیں مدنظر رکھ کر وعظ و نصیحت کو مؤثر بنایا جا سکتا ہے اور لوگوں کو مادیات سے ہٹا کر روحانیات کا شوق دلایا جا سکتا ہے قرآن کریم۔ احادیث نبویہ۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء احمدیت کے فرمودات کو بغور پڑھا جائے۔ تو کئی اور طریق بھی مستنبط کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن یہاں صرف چند باتوں کا ذکر کرنے پر اکتفا کی گئی ہے۔

۱۔ قول و فعل میں تطابق

پہلی بات جس کو کلام کی تاثیر میں بڑا دخل ہے وہ متکلم کے قول اور فعل میں مطابقت ہے۔ خَيْرُ الْقَوْلِ مَنْ صَدَّقَهُ الْفِعْلُ بہتر بات وہی ہے جس کی تصدیق فعل سے ہو۔ اگر انسان یہ چاہتا ہے کہ اس کی آواز اور کلام میں تاثیر ہو وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس کا مخاطب کے دل و دماغ پر اثر ہو اور وہ اپنے اعمال اس کی نصیحت کے مطابق ڈھالے تو ضروری ہے کہ دوسرے کو کچھ کہنے سے قبل یہ دیکھ لے کہ وہ خود بھی اس پر عمل کر رہا ہے یا نہیں۔ اگر وہ دیکھتا ہے کہ وہ خود بھی اس بات پر عمل کرنے میں کمزور ہے تو دوسرے کو کچھ کہنے سے قبل اپنے نفس کو اس بات پر عمل کرنے کے لئے تیار کرے۔ قرآن کریم عملی سچائیاں پیش کرتا ہے اس لئے اس کی تعلیم ہے کہ جس بات کو تم کرتے نہیں اُسے کہو بھی نہیں۔ اگر کوئی انسان کسی بات پر خود عمل کرنا پسند نہیں کرتا تو اس کے لئے یہ سزاوار نہیں کہ کسی دوسرے کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کی یہ صفت بیان فرمائی ہے بلکہ یہاں تک فرمایا ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی کچھ نہ چاہے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے چنانچہ آپ نے فرمایا۔

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

(بخاری کتاب الایمان)

یعنی تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک (اپنے اندر یہ صفت پیدا نہ کرے کہ) جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے۔

پھر مومن کی ایک بڑی خوبی قرآن کریم نے یہ بتائی ہے کہ اس کے قول و فعل میں فرق نہیں ہوتا اس کے قول و فعل باہم متضاد نہیں ہوتے وہ جو کچھ کہتا ہے وہی کچھ کرتا بھی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔

(الصف آیت ۴)

یعنی اللہ تعالیٰ ایسی چیز سے سخت بیزار ہے کہ تم ایسی بات کہو جو کرو نہیں جب مخاطب یہ سمجھتا ہے کہ واعظ خود اپنے قول پر عامل نہیں یا واعظ خود جانتا ہے کہ وہ اپنی اس بات پر عمل نہیں کر رہا جو وہ دوسرے سے کہہ رہا ہے تو اس وعظ اور نصیحت کا اثر مخاطب پر نہیں ہوتا۔ انسان کا اپنا نمونہ ایک ایسی چیز ہے جو براہ راست دوسرے پر اثر انداز ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے کلام میں اس اصل کو پیش فرمایا ہے اور کہا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(الاحزاب ۲۲)

تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے جس کی تمہیں پیروی کرنی چاہیئے۔

(باقی)

یہ مالی سال کے آخری ایام ہیں۔ جملہ لازمی چندہ جات فوراً ادا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم میاں خدا بخش صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

(مکرم محمد صدیق صاحب چوہان ربوہ)

بندہ کے والد محترم میاں خدا بخش صاحب مرحوم احمدیت قبول کرنے سے قبل اہل حدیث فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ بالمشافہ گفتگو نوعمری میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ بندہ کے دادا صاحب ایک عالم شخصیت تھے۔ والد محترم کی زبانی سے معلوم ہوا کہ دادا صاحب جن کا نام امیر بخش تھا حالات زمانہ دیکھکر فرمایا کرتے تھے کہ اب امام زمانہ آنے ہی والے ہیں۔ آپ کی وفات کے کچھ ہی عرصہ بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوےٰ فرمایا۔ والد صاحب فرماتے تھے کہ ہم تین حقیقی بھائی تھے اور اپنے والد محترم کا فرمان بھی یاد تھا مگر اشد مخالفت کی وجہ سے سوچ بچار میں پڑ گئے اور احمدیت کی طرف جلد راغب نہ ہو سکے۔ وقت گذرتا گیا حتیٰ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ کا زمانہ آگیا۔ احمدی احباب سے ملنے کا موقعہ ملا ان لوگوں نے احمدیت کو پرکھنے کے لئے دعا کا طریق بتایا۔ والد صاحب فرماتے کہ ہمیں اب تک یہ بھی علم نہ تھا کہ اپنی زبان میں بھی دعا مانگ سکتے تھے۔ چنانچہ بار بار اصرار پر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتے ہوئے اپنی زبان میں دعائیں شروع کیں طبیعت میں سکون پیدا ہو گیا۔ اس عرصہ میں خلافت ثانیہ کا زمانہ آگیا۔ ایک رات خواب میں نظارہ دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے اس میں دو سنہری کرسیاں بچھی ہیں اُن پر نورانی چہروں والے دو عظیم الشان وجود افروز ہیں جن میں سے ایک حضرت مرزا صاحب ہیں خواب ہی میں سب پریشانی دور ہو گئی۔ صبح اپنے بڑے بھائی سے ذکر کیا مگر انہوں نے کوئی اہمیت نہ دی مگر میرا دل اب یقین کر چکا تھا کہ احمدیت حقیقی اسلام ہے۔ چنانچہ میں احمدیوں سے زیادہ ملنے لگا۔ بعض باتیں بھی دریافت کرنے لگا۔ دلچسپی بڑھ گئی ان ہی ایام میں ایک اور خواب دیکھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک شاندار گھوڑے پر سوار تشریف لائے اور میرا بازو پکڑ کر فرمایا خدا بخش مت گھبراؤ مت گھبراؤ اس خواب کے آنے پر میں از حد دلیر ہو گیا فوراً قادیان پہنچا اور دستی بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گیا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اب مخالفت کا دور شروع ہوا۔ مگر میری طبیعت سے خوف کوسوں دور تھا۔ اسی عرصہ میں میرے بڑے بھائی حج بیت اللہ کے لئے تیار ہوئے میں نے انہیں احمدیت کی تحریک کی۔ وہ کہنے لگے کہ میں حج پر جاکر وہاں تحقیق کروں گا اور واپسی پر تم سے بات چیت کروں گا۔ حج سے واپسی پر فرمایا وہاں احمدی لوگ بھی حج کو گئے ہوئے تھے۔ گفتگو کا کافی موقعہ ملا تھا۔ میرے تمام شکوک رفع ہو گئے ہیں اور وہاں ہی دل سے احمدی ہو گیا تھا۔ چنانچہ فوراً بیعت کرلی احمدی ہونے کے تین سال بعد تک زندہ رہے جب قادیان پہلے جلسہ سالانہ پر گئے تو فرمایا افسوس میری نوعمری یونہی ضائع ہو گئی۔ میں لوگوں کی باتیں سن کر بھولا رہا۔ احمدی ہونے کے بعد باقاعدہ چندہ ادا کرتے اور نمازیں سنوار کر ادا کرتے آپ کا انجام بخیر ہو گیا۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالےٰ ان کو اپنی رضا کی جنت میں جگہ دے۔ آمین ثم آمین۔

سنہ ۱۹۴۳ء کا واقعہ ہے کہ بندہ کی اہلیہ اچانک بیمار ہو گئی۔ اس کو لیڈی ہسپتال میں داخل کردیا گیا۔ مریضہ کی حالت خراب سے خراب تر ہونے لگی والد صاحب بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے۔ مریضہ کی حالت دیکھکر بے اختیار ہو گئے اور دعا شروع کی کہ اے میرے مولیٰ! اگر میری اس بچی کی موت اسی بیماری سے مقدر ہے تو میرے مولیٰ۔ مجھ سے یہ دکھ دیکھا نہیں جاتا۔ میری جان حاضر ہے۔ اس کے بدلے مجھے موت دیدے اور اس کو مکمل شفا دے۔ زار و قطار آنسو نکل رہے تھے اسی حالت میں واپس گھر تشریف لے آئے اسی رات آپکو بخار ہو گیا دن رات نیم بیہوشی رہی اور کئی دفعہ مریضہ کے متعلق دریافت فرمایا۔ بندہ حاضر خدمت تھا۔ تسلی دیتا تھا۔ خدا کی حکمت مریضہ کی حالت روبصحت ہونے لگی۔ والد محترم اس دعا کے تیسرے دن ۴ بجے شام اپنے مولا کو پیارے ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون اور مریضہ کو صحتیاب ہونے پر ہسپتال سے فارغ کردیا گیا۔

والد صاحب مرحوم بڑے نڈر اور دلیر احمدی تھے اور اسلام کے لئے خاص غیرت رکھتے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے والد محترم مرحوم کو اپنی رضا کی جنت میں جگہ دے احمدیت عشق محبت کا سلسلہ تا قیامت اُن کی نسل میں چلتا چلا جائے آمین اللھم آمین۔

عزتِ نفس

قابلِ صد رشک کیوں ہو گی نہ خوشبختی ترا!
تُو بھی ہو گر جسمِ خاکی میں تری خاکستری
کر بلند اپنی خودی کو پر تکبّر تو نہ کر
کب ہے تحریکِ زمیں کرتی تری دانشوری؟
کام خاموشی سے کرتے ہیں جو پاتے ہیں مقام
کچھ مقابل پہ نہ کام آئیگی طرّاری تری
اپنی گر عزت ہے پیاری اپنے منہ کو دے لگام
بدزبانی سے ہوئی۔ ظاہر زبوں حالی تری
اَکرِمُوا اَوْلَادَکُمْ میں بھی یہی مضمر ہے راز
ہتک اپنے بچوں کی بھی ہوگی ناشکری تری
نبض پہچانو تو عزت نفس کی گر ہے تجھے
اُن کو بھی پیاری ہے اپنے نفس کی عزت بڑی
اپنی بیوی کو بھی تُو کہہ کر پکارے گا جو تُو!
اور ہر دم اُس پہ جتلائے گا اپنی برتری
گو کہے وہ "آپ" تجھ کو تیری عزت کیلئے
دل میں پر کہتی رہیگی "ہائے مجبوری مری"
ہاتھ کیچڑ پہ جو مارا ہے کہ اوروں پہ پڑے
خود اِسی کیچڑ سے صورت کیوں نہ بگڑیگی تری
نفس اوروں کا ہو پہلے بعد میں ہو اپنا نفس
نفس کی عزت یہی۔ لائے گی تیری بہتری
"نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں"
دل پہ احمد چھا گئی ہے بات یہ ایسی کھری

(نصیر الدین احمد سابق مبلغ سیرالیون و نائیجیریا)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۰۳۷۴

میں صلاح الدین ولد محمد الدین صاحب مرحوم قوم ورک پیشہ زمینداری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن آنبہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۰-۱-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:

۱۔ اکتیس ایکڑ زرعی زمین مالیتی ۹۳,۰۰۰ روپے
۲۔ ٹیوب ویل ۴,۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

العبد: صلاح الدین ساکن آنبہ خاص ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: عبدالمنان آنبہ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: حکیم عبدالرحمٰن آنبہ ضلع شیخوپورہ۔

نمبر ۲۰۳۷۵

میں سکینہ سلطانہ زوجہ عبدالستار صاحب طاہر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۰/۱/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:

۱۔ زیور طلائی وزنی ۲ ۱/۲ تولے مالیتی ۴۰۰ روپے
۲۔ حق مہر وصول شدہ مالیتی ۷۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: سکینہ سلطانہ اہلیہ عبدالستار طاہر ٹیلیفون دفتر ساہیوال۔
گواہ شد: محمد طفیل مسجد احمدیہ ساہیوال
گواہ شد: عبدالستار طاہر (خاوند موصیہ) ٹیلیفون دفتر ساہیوال۔

مسل نمبر ۲۰۳۷۶

میں وسیم احمد ولد قریشی عبدالرحمٰن صاحب قوم قریشی پیشہ صنعت عمر ۲۵ سال بیعت ۳۰-۱۰-۴۲ ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۱-۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد: وسیم احمد ولد قریشی عبدالرحمٰن قریشی سٹیمپ میکر چوک حبیب بنک ڈھنگ بازار راولپنڈی
گواہ شد: مبارک احمد صدر مجلس موصیان راولپنڈی
گواہ شد: محمد سلطان حسین راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۰۳۷۷

میں شریفہ بی بی زوجہ نذیر احمد صاحب سونگی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۲-۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:

۱۔ زیور طلائی وزنی گیارہ تولے ۲ ماسے ۲ رتی مالیتی ۱۹۰۴.۰۰ روپے
۲۔ رنگیلی ایک عدد ناک والی ۱۷ روپے
۳۔ گھڑی ایک عدد ۲۰۰ روپے
۴۔ حق مہر وصول شدہ ۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: شریفہ بی بی دارالرحمت وسطی ربوہ
گواہ شد: نذیر احمد سونگی (خاوند موصیہ) ربوہ
گواہ شد: کیپٹن احمد الدین ربوہ۔

نمبر ۲۰۳۷۸

میں راج بیگم زوجہ ملک محمد دین صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۲ ۱/۲ تولے ۸۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: راج بیگم شاہدرہ ٹیلی کالونی کاشانہ ملک لاہور
گواہ شد: محمد عالم ڈھوک رتہ راولپنڈی
گواہ شد: ملک محمد الدین (خاوند موصیہ) ڈھوک رتہ اوال مکان ۲۰۵۶/۱ راولپنڈی

مسل نمبر ۲۰۳۷۹

میں ملک اللہ رکھا ولد ملک حیات محمد صاحب مرحوم قوم ککے زئی پیشہ ریٹائرڈ عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۸ء ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۰-۱-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکان پختہ ایک عدد واقع لاہور ۵۰,۰۰۰/-
۲۔ " " " واقع ربوہ مالیتی ۲۵,۰۰۰/-
۳۔ " " واقع نوشہرہ ککے زئیاں ۲,۰۰۰/-
۴۔ زرعی زمین بارانی واقع نوشہرہ ککے زئیاں مالیتی ۸,۰۰۰/-
۵۔ ایک عدد خالی پلاٹ واقع گھوڑا ڈھاکہ ایبٹ آباد ۱۸,۰۰۰/-
۶۔ ۸ مرلہ سکنی زمین واقع نوشہرہ ککے زئیاں ۴,۰۰۰/-
۷۔ دو عدد چھوٹی دکانیں " " ۱۰۰۰/-
۸۔ نقد ۱۳,۰۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: ملک اللہ رکھا۔ محلہ سلطانپورہ لاہور
گواہ شد: ملک عبدالحفیظ خان محلہ سلطانپورہ لاہور
گواہ شد: حمید احمد خان محلہ سلطانپورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۳۸۰

میں امۃ الرفیق طاہرہ بنت مولانا ابوالعطاء صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۰/۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامتہ: امۃ الرفیق طاہرہ بنت ابوالعطاء جالندھری۔ ربوہ
گواہ شد: ابوالعطاء جالندھری۔ ربوہ
گواہ شد: عطاء الکریم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ربوہ۔

بے بی ٹانک
BABY TONIC
بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، مٹی کھانے کی عادت دانت نکلنے کی تکالیف، دست، قے، دودھ جلد ہضم نہ کرنے کے لئے تمام گرائپ واٹروں اور ٹانکوں وغیرہ سے کہیں زیادہ مفید و موثر کامیاب دوا بے بی ٹانک قیمت ۳/- اور ۱/۲۵
ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی گول بازار۔ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

44

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات کے سلسلے میں ضروری اعلان

تمام احباب سلسلہ بشمول امراء صاحبان و صدر صاحبان اور ممبران مجلس عاملہ کی .... اطلاع اور آگاہی کی غرض سے لکھا جاتا ہے کہ آئندہ سہ سالہ انتخابات عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت منعقدہ ۱۳۴۹ ہش میں حسب ذیل فیصلہ فرمایا ہے۔

تجویز یہ تھی۔ ”عہدیداران جماعت کے انتخابات کے لئے کم از کم ناظرہ قرآن مجید کو معیار قرار دیا جائے یہ معیار دیہاتی جماعتوں کے لئے ہے۔ تین سال کے بعد کم از کم معیار ترجمہ قرآن کریم کا جاننا ہوگا“

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس اصل تجویز کو منظور فرماتے ہوئے فرمایا
”آج کے بعد جو بھی انتخاب ہوگا اس میں اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ یہ قاعدہ جاری ہو اور آج سے تین سال بعد جو انتخاب ہوگا اس میں کوئی شخص دوبارہ منتخب نہیں ہو سکے گا جسے قرآن کریم ناظرہ نہ آتا ہو۔ مثلاً جو اب صدر منتخب ہوا ہے اس کا نام دوبارہ صرف اس صورت میں پیش ہو سکے گا کہ اس نے اپنی جماعت کے کم از کم ۳۳ فیصد کو قرآن کریم پڑھوا دیا ہے جہاں تک ترجمہ کا سوال ہے ترجمہ میں ہمیں دیہاتی ماحول اور شہری ماحول میں فرق کر دینا چاہیئے۔ لیکن ناظرہ کا فرق نہیں کرنا چاہیئے۔“

امید ہے کہ احباب ابھی سے قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ پڑھنے پڑھانے کا انتظام فرمائیں گے۔ قائدین اضلاع، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ سے امید ہے کہ وہ بھی اس بارہ میں پورا پورا تعاون فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ (ناظر اعلیٰ)

خدام الاحمدیہ اور قومی ذمہ داریاں

ایک خادم پر جہاں جماعت کا ایک فرد ہونے کی وجہ سے بعض ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہاں پاکستان کا ایک شہری ہونے کی وجہ سے بھی اس کے بعض فرائض ہیں اور حقیقی خادم وہی ہے جو ان دونوں قسم کی ذمہ داریوں کو پورا کرے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ خدام کو قومی اور ملکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”تم ایک نئے ملک کے شہری ہو۔ دنیا کی بڑی مملکتوں میں سے چھٹا بڑی چھوٹی [illegible] مملکت کے شہری ہو۔ تمہارا ملک مالدار ملک نہیں ہے ایک غریب ملک ہے دیر تک ایک غیر حکومت کی حفاظت میں امن و سکون سے رہنے کے عادی ہو سو تمہیں اپنے اخلاق اور کردار بدلنے ہوں گے۔ تمہیں اپنے ملک کی عزت اور ساکھ دنیا میں قائم کرنی ہوگی۔ تمہیں اپنے وطن کو دنیا سے روشناس کرانا ہوگا۔ ملکوں کی عزت کا قائم رکھنا بھی ایک بڑا دشوار کام ہے لیکن ان کی عزت کو بنانا اس سے بھی زیادہ دشوار کام ہے اور یہی دشوار کام تمہارے ذمہ ڈالا گیا ہے تم ایک نئے ملک کی نئی پود ہو تمہاری ذمہ داریاں پرانے ملکوں کی نئی نسلوں سے بہت زیادہ ہیں انہیں ایک بنی بنائی چیز ملتی ہے۔ مگر تمہارا یہ حال نہیں ہے تم نے ملک بھی بنانا ہے اور تم نے نئی روایتیں بھی قائم کرنی ہیں ایسی روایتیں جن پر عزت اور کامیابی کے ساتھ آنے والی بہت سی نسلیں کام کرتی چلی جائیں اور ان روایتوں کی راہنمائی میں اپنے مستقبل کو شاندار بناتی چلی جائیں پس دوسرے قدیم ملکوں کے لوگ ایک اولاد ہیں مگر تم ان کے مقابلہ پر ایک باپ کی حیثیت رکھتے ہو وہ اپنے کاموں میں اپنے باپ دادوں کو دیکھتے ہیں تم نے اپنے کاموں میں آئندہ نسلوں کو مدنظر رکھنا ہوگا جو بنیاد تم قائم کرو گے آئندہ آنیوالی نسلیں ایک حد تک اسی بنیاد پر عمارت قائم کرنے پر مجبور ہوں گی اگر تمہاری بنیاد ٹیڑھی ہوگی تو اس پر قائم کی گئی عمارت بھی ٹیڑھی ہوگی ...... تمہیں اس بات کا بڑی احتیاط سے خیال رکھنا چاہیئے کہ تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی نہ ہو کیونکہ اگر تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی ہوگی تو پاکستان کی عمارت ثریا تک ٹیڑھی چلی جائے گی بیشک یہ کام مشکل ہے لیکن اتنا ہی شاندار بھی ہے۔ اگر تم اپنے نفسوں کو قربان کر کے پاکستان کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دو گے تو تمہارا نام اس عزت اور دائمی محبت سے لیا جائے گا جس کی مثال آئندہ آنیوالے لوگوں میں نہیں پائی جائے گی“ (الفضل یکم [illegible] ۱۹۵۰)

امداد درویشاں

مارچ سنہ ۷۱ء میں جن احباب نے امداد درویشان کے فنڈ میں رقوم جمع کروائی ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان مخلص احباب کی قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے حضور سے انہیں اسکی بہترین جزا بخشے۔
(ناظر خدمت درویشاں)

محترمہ سعیدہ بی بی صاحبہ چک ۳۴۸ ڈلہ ننگل ضلع لائل پور	۲۰/-
" رحمت بی بی صاحبہ زوجہ فقیر محمد صاحب لاہور	۱۰/-
مکرم ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ	۲۰/-
" صوفی محمد ابراہیم صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۵۰/-
" نور احمد صاحب مرکزی سیکرٹری مال لاہور	۸۳/-
" ستار احمد صاحب ٹاؤن کمیٹی جہانیاں ضلع ملتان	۲۴/-
" محمد عیسیٰ صاحب راجہ جنگ ضلع لاہور	۲۷/-
" حکیم محمد حنیف صاحب بھٹی رحمان آباد سندھ (چوہدری میر بخش صاحب)	۲/-
" مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۵/-
" محمد عیسیٰ جان صاحب سیکرٹری مال کوئٹہ	۲/۵۰
" محمد اکرم صاحب محاسب گوجرانوالہ	۳/-
" محمد امین صاحب سیکرٹری مال اوکاڑہ	۲/-
صدر لجنہ اماء اللہ کوئٹہ	۱۵/-
محترمہ بشریٰ محمود نواز صاحبہ کراچی ۸	۵۰/-
مکرم عزیز الدین صاحب سیکرٹری مال ملتان شہر	۱۷/۵۰
جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی	۱۰/-
خواجہ محمد شریف صاحب دہلی دروازہ لاہور	۲/-
مکرم نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال کراچی	۱۲۳/۹۰
" شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور	۱۶/-
" ابوالمبارک صاحب پسرور	۱۳/-
" محمد حنیف صاحب کوئٹہ	۲/-
" محمد فیروز صاحب نائگٹ اوچے	۱۰/-
" عنایت اللہ صاحب سیکرٹری مال ہانڈو لاہور	۱۰/-
" نور احمد صاحب مرکزی سیکرٹری مال لاہور	۴۶/۹۰

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ امتحانات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ اکتوبر ۱۹۶۹ء (۱۳۴۸ ہش) کے موقع پر احمدی بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

”آج آپ کو میرا یہی پیغام ہے کہ آپ اپنے حافظہ سے کام لیتے ہوئے قیمتی اور بنیادی دلائل کو یاد کر لیں۔ کیونکہ اس وقت آپ کی حافظہ کی عمر ہے“
الفضل ۲۰ ۱۱/۶۹

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس بابرکت ارشاد کی تعمیل میں تمام اطفال کا فرض ہے کہ ماہ احسان (جون) میں ہونے والے امتحانات میں شامل ہوں اور ”کامیابی کی راہیں“ کی مدد سے ابھی تیاری شروع کر دیں۔ قائدین کرام ان کی مناسب نگرانی فرمائیں
(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف منہ سے توبہ کہدینا اور اعمال میں تغیر پیدا نہ کرنا کسی کو مغفرت کا مستحق نہیں بنا سکتا

توبہ تین باتوں کے مجموعہ کا نام ہے (۱) زبان سے اپنے قصور کا اعتراف (۲) دل میں ندامت (۳) قصور کا عملاً ازالہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا وَاَصۡلَحُوۡا وَبَیَّنُوۡا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوۡبُ عَلَیۡہِمۡ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ۔ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

"ہمارے ملک میں عام طور پر لوگ توبہ صرف اس بات کا نام سمجھتے ہیں کہ زبان سے صرف ایک دو دفعہ یہ فقرہ دُہرا دیا جائے کہ میری توبہ اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ہم ایسا کہہ دیں تو ہمارے سارے گناہ بخشے گئے۔ حالانکہ صرف منہ سے توبہ توبہ کہہ دینا اور اپنے اعمال میں کوئی تغیر پیدا نہ کرنا کسی انسان کو مغفرت کا مستحق نہیں بنا سکتا۔ توبہ درحقیقت تین باتوں کے مجموعے کا نام ہے۔ اوّل زبان سے اپنے قصور کا اعتراف کرنا۔ دوم اپنی غلطی کے متعلق دل میں ندامت پیدا ہونا۔ سوم جو قصور کیا ہے اس کا عملاً ازالہ کرنا گویا جس مقام پر انسان غلطی کرنے سے پہلے کھڑا ہو اُسی مقام پر وہ رجوع کر کے آ جائے۔ اس قسم کی توبہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ ایک بہت بڑا انقلاب ہے جو انسانی روح میں واقع ہوتا ہے کیونکہ انسان کے دل میں اپنے گناہوں سے شدید نفرت کا جذبہ پیدا ہونا اس کے اندر اللہ تعالےٰ کی محبت اور روحانیت کے حصول کی خواہش پیدا ہونا اس کے دل کا اللہ تعالےٰ کے حضور گریہ و زاری کرتے ہوئے پگھل جانا۔ اس کی سفلی خواہشات پر ایک موت کا وارد ہو جانا ایسا ہی ہے جیسے اس نے اپنے آپ کو خدا کے لئے صلیب پر لٹکا لیا۔ اور اپنی پہلی زندگی پر موت وارد کر لی ....

... اسلام جس توبہ کو پیش کرتا ہے وہ مکمل ہی نہیں ہو سکتی جب تک انسان زبان سے اپنے قصور کا اقرار دل سے اپنے فعل پر ندامت کا اظہار نہ کرے اور آئندہ اس سے مجتنب رہنے کا پختہ عہد کرتے ہوئے گزشتہ قصور کا ازالہ بھی نہ کرے۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ ایسی توبہ گناہ پر دلیری پیدا کر دیتی ہے ....

توبہ کا لفظ جب اللہ تعالےٰ کے لئے استعمال ہو تو اس کے معنے رجوع برحمت ہونے اور فضل نازل کرنے کے ہوتے ہیں لیکن جب بندے کے لئے یہ لفظ استعمال ہو تو اس کے معنے ندامت کا اظہار کرنے اور جرم کا اقرار کرنے اور خدا تعالےٰ کی طرف جھک جانے کے ہوتے ہیں پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ اپنے جرم کا اقرار کر کے ندامت کا اظہار کریں۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کریں۔ اور دوسروں کی بھی اصلاح کریں اور اسلام پر مضبوطی سے قائم ہو جائیں۔ ایسے لوگوں کے قصور کو معاف کر کے میں پھر ان کو اس مقام پر لا کھڑا کرتا ہوں جہاں وہ پہلے ہوتے ہیں۔ اور پھر میں اپنے پرانے طریق پر اُن کے لئے فضلوں کا سلسلہ شروع کر دیتا ہوں کیونکہ میں بڑا شفقت کرنے والا بار بار رحم کرنے والا ہوں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۱۰-۳۱۱)

حجاج کے لئے درخواست دعا

از نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

امسال جن احباب نے حج کیا ہے ان کے اسماء گرامی کی تیسری قسط شائع کی جا رہی ہے احباب ان کے لئے دعا فرما دیں خدا تعالےٰ ان کی یہ عبادت قبول فرمائے اور مزید نیکیوں کی توفیق عطا کرے۔ آمین

۱۔ مظفر احمد صاحب بھٹی — کینیا مشرقی افریقہ
۲۔ مصطفیٰ ہاشم صاحب — U.S.A "
۳۔ ضیاء الحق خان صاحب — پاکستان
۴۔ اہلیہ صاحبہ خان صاحب
۵۔ محمد عارف صاحب — کینیا مشرقی افریقہ
۶۔ اہلیہ صاحبہ "
۷۔ مسٹر B.A.H — انڈونیشیا
۸۔ مسز B.A.H "
۹۔ ڈاکٹر جمیل احمد صاحب — برہما
۱۰۔ اہلیہ صاحبہ "

حسنِ خاتمہ کی فکر کریں اور اعمالِ صالحہ بجا لائیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مخلصین جماعت سے فرماتے ہیں :-

"یہ فریضہ تمام قوم میں مشترک ہے اور سب پر لازم ہے کہ اس پُر خطر اور پُر فتنہ زمانہ میں کہ جو ایمان کے ایک نازک رشتہ کو جو خدا اور اس کے بندے میں ہونا چاہیئے۔ بڑے زور و شور کے ساتھ جھٹکے دے کر ہلا رہا ہے اپنے اپنے حسنِ خاتمہ کی فکر کریں۔ اور وہ اعمالِ صالحہ جن پر نجات کا انحصار ہے اپنے پیارے مالوں کے فدا کرنے اور پیارے وقتوں کو خدمت میں لگانے سے حاصل کریں۔ اور خدا تعالیٰ کے اس غیر متبدل اور مستحکم قانون سے ڈریں جو اپنے کلام عزیز میں فرماتا ہے۔

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ

یعنی تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز پا نہیں سکتے، بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں۔ (فتح اسلام)

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ایک ضروری اعلان

موصیوں کے حالات کی اطلاع کے لئے گزشتہ شوریٰ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ جہاں دس موصی احباب ہوں وہاں پر تین دوستوں کی سب کمیٹی صدر موصیان مقامی کی رپورٹ پر منظور کی جائے گی جو تمام موصیوں کے متعلق مرکز میں رپورٹ بھجوائے گی۔

اس سلسلہ میں یہ سوال حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیا گیا کہ موصی خواتین میں نائب صدر موصیات کو قواعد کی رو سے صدر کی حیثیت حاصل ہے کیا جہاں پر دس موصی مستورات ہوں وہاں پر نائب صدر موصیات بھی اپنے ساتھ دو موصی خواتین کو مقرر کر کے کمیٹی کی منظوری حاصل کر کے رپورٹ کریں گی اس پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اثبات میں ارشاد فرمایا ہے۔

پس اعلان کیا جاتا ہے کہ جس مقام پر دس موصی خواتین ہوں وہاں کی نائب صدر صاحبہ موصیات اپنے ساتھ دو بہنوں کو تجویز کر کے کمیٹی کی منظوری مرکز سے حاصل کریں۔

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرا بھائی سید تبشیر احمد بیمار ہے۔ اور بغرض علاج فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ عزیز موصوف کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں عنداللہ ماجور ہوں۔

(سید شاہ میر احمد اشرف کارکن دارالضیافت ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴